سوال

(518)نکاح تحلیل کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آپ کے نکتہ نظر میں نکاح حلالہ کے متعلق شریعت کی کیا رائے ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سب سے پہلے مناسب یہ ہے کہ ہم نکاح تحلیل (حلالہ) کے متعلق بیان کریں کہ وہ کیا ہے۔ نکاح تحلیل (حلالہ) یہ ہے کہ کوئی آدمی ایسی عورت سے نکاح کرنے کا قصد کرے جس کے خاوند نے اس کو تین طلاقیں دے دی ہوں، یعنی اس کے خاوند نے اس کو طلاق دی، پھر رجوع کرلیا، پھر طلاق دی۔ پھر رجوع کرلیا پھر اس کو تیسری طلاق دے دی، لہذا یہ عورت اپنے اس شوہر کے لیے حلال نہیں رہتی جس نے اس کو تین طلاقیں دے دی ہیں، الا یہ کہ وہ اس کے علاوہ کسی خاوند سے نکاح کی رغبت سے شادی کرے وہ خاوند اس سے مجامعت کرے، پھر وہ موت طلاق یا فسخ نکاح کے ذریعے اس سے جدا ہوجائے تو وہ پہلے خاوند کے لیے حلال ہوجائے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

الطَّلـٰقُ مَرَّتانِ فَإِمساكٌ بِمَعروفٍ أَو تَسريحٌ بِإِحسـٰنٍ ... ٢٢٩ سورة البقرة

"یہ طلاق (رجعی) دوبار ہے، پھر یا تو اچھے طریقے سے رکھ لینا ہے، یا نیکی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔"

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان تک:

فَإِن طَلَّقَها فَلا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعدُ حَتّىٰ تَنكِحَ زَوجًا غَيرَهُ فَإِن طَلَّقَها فَلا جُناحَ عَلَيهِما أَن يَتَراجَعا إِن ظَنّا أَن يُقيما حُدودَ اللَّهِ وَتِلكَ حُدودُ اللَّهِ يُبَيِّنُها لِقَومٍ يَعلَمونَ ... ٢٣٠ سورة البقرة

"پھر اگر اس کو (تیسری بار) طلاق دے دے تو اب اس کے لئے حلال نہیں جب تک وہ عورت اس کے سوا دوسرے سے نکاح نہ کرے، پھر اگر وہ بھی طلاق دے دے تو ان دونوں کو میل جول کرلینے میں کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ یہ جان لیں کہ اللہ کی حدوں کو قائم رکھ سکیں گے، یہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں جنہیں وہ جاننے والوں کے لئے بیان فرما رہا ہے"

پس لوگوں میں سے کوئی شخص یہ ارادہ کرے اس عورت کا جس کو اس کے خاوند نے تین طلاقیں دے دی ہیں تو یہ اس عورت سے اس نیت کے ساتھ نکاح کرے کہ جب وہ اس کو پہلے خاوند کے لیے حلال کردے گا تو وہ اس کو طلاق دے دے گا، یعنی جب اس سے مجامعت کرے گا تو اس کو طلاق دے دے گا، پھر وہ اس سے عدت گزار کر پہلے خاوند کی طرف

لوٹ جائے گی۔ یہ نکاح فاسد نکاح ہے، تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لیے کیا جائے ان پر لعنت فرمائی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے کا نام کرائے کا سانڈھ رکھا کیونکہ وہ اس سانڈھ کی طرح ہے جس کو بکریوں والا مدت متعینہ کے لیے کرائے پر لیتا ہے پھر اس کے مالک کو واپس لوٹا دیتا ہے۔

وہ آدمی بھی سانڈھ کی طرح ہے جس نے اس عورت کے ساتھ شادی کی اور پھر اس سے جدائی کا مطالبہ کیا گیا۔ یہی ہے وہ نکاح جس کو نکاح تحلیل (حلالہ) کہتے ہیں۔ اس کے وقوع کی دو صورتیں ہیں:

1۔ پہلی صورت یہ ہے کہ عقد کے وقت یہ شرط لگائی جائے اور خاوند سے کہا جائے: ہم تجھ سے اس شرط پر اپنی بیٹی کا نکاح کرتے ہیں کہ جب اس سے مجامعت کر تو تو اس کو طلاق دے دے گا۔

2۔ دوسری صورت یہ ہے کہ یہ نکاح شرط کے بغیر واقع ہو مگر نیت یہی ہو۔

اور کبھی یہ نیت خاوند کی طرف سے ہوتی ہے اور کبھی بیوی اور اس کے اولیاء کی طرف سے، پس جب یہ خاوند کی طرف سے ہو تو خاوند ہی وہ شخص ہے جس کے ہاتھ میں جدائی کا اختیار ہے۔ سو اس کے لیے اس عقد کے ذریعے بیوی حلال نہیں ہوگی کیونکہ اس دوسرے خاوند کا مقصد نکاح کرنا نہیں ہے جو کہ بیوی کے ساتھ بقا، الفت، محبت، پاکدامنی اور اولاد کی طلب اور اس کے علاوہ نکاح کی مصلحتوں سے حاصل ہوتا ہے، لہذا یہ نکاح ان مقاصد سے خالی ہونے کی وجہ سے صحیح نہیں ہوگا۔

رہی عورت یا اس کے اولیاء کی نیت تو اس میں علماء کے مابین اختلاف ہے اور میرے پاس اب کوئی بنیاد نہیں جس سے ثابت ہو کہ کونسا قول زیادہ صحیح ہے؟

خلاصہ کلام یہ ہے کہ نکاح تحلیل (حلالہ) حرام نکاح ہے، اور ایسا نکاح ہے جس سے بیوی پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہوتی کیونکہ یہ نکاح ہی صحیح نہیں ہوتا۔ (فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثمین رحمۃ اللہ علیہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 460

محدث فتویٰ